خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ
17- مئی 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 108 | بدھ- 17 ذوالحجہ- 1415ھ' 17 ہجرت 1374ھش' 17 مئی 1995ء

## نوافل نیک اعمال کے متمّم و مکمل ہوتے ہیں

نوافل ہمیشہ نیک اعمال کے متمم و مکمل ہوتے ہیں اور یہی ترقیات کا موجب ہوتا ہے (صاحب ایمان) کی تعریف یہ ہے کہ خیرات وصدقہ وغیرہ جو خدا نے اس پر فرض ٹھہرایا ہے بجالاوے اور ہر ایک کار خیر کے کرنے میں اس کو ذاتی محبت ہو اور کسی تصنع و نمائش و ریا کو اس میں دخل نہ ہو۔ یہ حالت (صاحب ایمان) کی اس سچے اخلاص اور تعلق کو ظاہر کرتی ہے اور ایک سچا اور مضبوط رشتہ اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیدا کر دیتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو کہ یہ تکبر صرف شیطان ہی میں نہیں ہے بلکہ بہت ہیں جو اپنے غریب بھائیوں پر تکبر کرتے ہیں اور اس طرح پر بہت سی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں اور یہ تکبر کئی طرح پر ہوتا ہے کبھی دولت کے سبب سے' کبھی علم کے سبب سے کبھی حسن کے سبب سے اور کبھی نسب کے سبب سے' غرض مختلف صورتوں سے تکبر کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ وہی محرومی ہے اور اسی طرح پر بہت سے برے خُلق ہوتے ہیں جن کا انسان کو کوئی علم نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ کبھی ان پر غور نہیں کرتا اور نہ فکر کرتا ہے۔ انہیں بداخلاقیوں میں سے ایک غصہ بھی ہے۔ جب انسان اس بداخلاقی میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ دیکھے کہ اس کی نوبت کہاں تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ ایک دیوانہ کی طرح ہوتا ہے۔ اس وقت جو اس کے منہ میں آتا ہے کہہ گذرتا ہے اور گالی وغیرہ کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ اب دیکھو کہ اسی ایک بداخلاقی کے نتائج کیسے خطرناک ہو جاتے ہیں۔ پھر ایسا ہی ایک حسد ہے کہ انسان کسی کی حالت یا مال و دولت کو دیکھ کر کڑھتا اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس نہ رہے اس سے بجز اس کے کہ وہ اپنی اخلاقی قوتوں کا خون کرتا ہے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۰۹)

## داعی الی اللہ اپنے تزکیہ نفس سے غافل نہ ہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

سب سے پہلے داعی الی اللہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ تزکیہ نفس کرے۔ صحابہؓ کی نسبت تاریخوں میں آتا ہے۔ جنگ یرموک میں دس لاکھ عیسائیوں کے مقابل میں ساٹھ ہزار صحابہؓ تھے قیصر کا داماد اس فوج کا کمانڈر تھا۔ اس نے جاسوس کو بھیجا کہ مسلمانوں کا جا کر حال دریافت کرے۔ جاسوس نے آ کر بیان کیا کہ مسلمانوں پر کوئی فتح نہیں پا سکتا۔ ہمارے سپاہی لڑ کے آتے اور کمریں کھول کر ایسے سوتے ہیں۔ کہ انہیں پھر ہوش بھی نہیں رہتی۔ لیکن مسلمان باوجود دن کو لڑنے کے رات کو گھنٹوں کھڑے رہ رہ کر دعائیں مانگتے ہیں۔ خدا کے حضور گرتے ہیں۔ یہ وہ بات تھی جس سے صحابہؓ نے دین کو قائم کیا۔ باوجود تھکے ماندے ہونے کے بھی اپنے نفس کا خیال رکھا۔ بعض دفعہ انسان اپنے فریضہ دعوت میں ایسا منہمک ہو جاتا ہے کہ پھر اسے (عبادت) کا بھی خیال نہیں رہتا۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے ہر ایک چیز اپنے اپنے موقعہ اور محل کے مطابق اور اعتدال کے طور پر ہی ٹھیک ہوا کرتی ہے۔ لوگوں کی بھلائی کرتے ہوئے یہ نہیں ہونا چاہئے کہ انسان اپنی بھلائی سے بے فکر ہو جائے۔ پس ضروری ہے کہ وہ اپنا تزکیہ نفس کرے کلام الٰہی کا مطالعہ کرے پھر اپنے نفس کا مطالعہ کرے۔ "دعوت الی اللہ" بہت عمدہ کام ہے۔ مگر "دعوت الی اللہ" کرنے میں بھی انسان کے دل پر زنگ لگتا ہے۔ کبھی اگر تقریر اچھی ہو گئی۔ اپنے مقابل کے مباحث کو ساکت کر دیا تو دل میں غرور آ گیا اور کبھی اگر تقریر اچھی نہ ہوئی لوگوں کو پسند نہ آئی تو مایوسی ہو گئی اور کبھی یہ ایک دلیل دیتا ہے۔ دل ملامت کرتا ہے کہ تو دھوکہ دے رہا ہے اس قسم کی کئی باتیں ہیں جو دل پر زنگ لاتی ہیں۔ حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریمؐ جب کسی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے۔ تو آپ استغفار پڑھ لیا کرتے تھے۔ حالانکہ آپؐ اعلیٰ درجے کے انسان تھے اور

باقی صفحہ ۷ پر

## واقفین نو کے والدین کے لئے ضروری اعلان

○ تمام ایسے احباب جنہوں نے اپنے بچوں کو وقف نو کے تحت وقف کیا ہوا ہے ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر وقف نو کا فارم پر کرنے کے بعد ان کا پتہ تبدیل ہو گیا ہو تو فوری طور پر شعبہ وقف نو مرکزیہ (لندن) کو اطلاع بھجوائیں۔ اطلاع دیتے وقت "حوالہ نمبر وقف نو" ضرور تحریر کریں تاکہ ریکارڈ تلاش کرنے میں آسانی رہے۔ مرکزی ریکارڈ میں اندراج مکمل ہونا بہت ضروری ہے۔ خاص طور پر مکمل پتہ ضرور درج ہونا چاہئے اور جب بھی پتہ تبدیل ہو اس کی اطلاع ضرور دی جانی چاہئے۔

اطلاع بھجوانے کا پتہ:

Incharge Waqfe Nau, (Central)
16 Gressenhall Road
London SW18 5QL
United Kingdom

(انچارج تحریک وقف نو۔ مرکزیہ۔ لندن)

## درخواست دعا

○ مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ لکھتی ہیں "میرے میاں مکرم ملک منیر احمد صاحب عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اس وقت وہ AFIC راولپنڈی میں داخل ہیں۔

احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

## سانحہ ارتحال

○ مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ شیر محمد صاحب مورخہ ۹۵-۵-۸ کی شب بمقام ۴ چک ساہووالا ضلع شیخوپورہ کچھ عرصہ علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ اگلے روز مکرم محمد سلیمان احمد صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ آپ مکرم محمد امین طاہر صاحب مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

## سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah


| روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد<br>مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ<br>مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت<br>دو روپیہ |
|---|---|---|


17- ہجرت ۱۳۷۴ ہش　　　　17 - مئی ۱۹۹۵ء

# جھگڑوں کا نمٹانا

انسانی معاشرے میں جہاں ہر شخص اپنے متعلق اور اپنی طرح سوچتا ہے کبھی نہ کبھی کسی جھگڑے کے اٹھ کھڑے ہونے کے امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ لین دین کے معاملات ہیں۔ ایک دوسرے کے متعلق اپنی اپنی سوچ کا اظہار ہے۔ دوستی اور رشتہ داری کے بعض اصول ہیں جنہیں توڑ کر دوستی اور رشتہ داری سے منہ پھیرا جاتا ہے۔ یہ سب باتیں انسانوں کو درپیش رہتی ہیں۔ کہیں ایک ہی شخص موجود ہو تو نہ کسی سے لین دین نہ کوئی جھگڑا۔ لیکن لوگ تو معاشرے میں رہتے ہیں۔ مختلف سوچیں ہیں مختلف خیالات ہیں۔ مختلف مفادات ہیں۔ ان سب باتوں کے آپس میں ٹکراؤ کے نتیجہ میں جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض ابتدا ہی سے بڑے بڑے جھگڑے اور بعض چھوٹے چھوٹے جھگڑے بڑھتے بڑھتے بڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو افراد کے درمیان جھگڑا ہو تو وہ مل بیٹھ کر اسے طے کر لیتے ہیں۔ اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ جھگڑا طے نہیں ہوتا۔ دونوں اپنی اپنی بات پر اڑے رہتے ہیں۔ عدالتوں میں جانا پڑتا ہے۔ وہاں کے فیصلے سے بھی بعض اوقات تسلی نہیں ہوتی۔ کسی اور رنگ میں جھگڑا کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر انسانی تعلقات کے متعلق سوچا جائے تو یہی بات سب سے زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہے کہ اگر جھگڑوں نے کھڑے ہونا ہی ہے تو ان کو جلد از جلد نمٹا لیا جائے۔ تاکہ معاشرے اور ماحول کو نقصان نہ پہنچے لیکن جھگڑوں کو کس طرح نمٹایا جائے۔ اس کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں کہ بعض جگہ بے انتہا ضد نظر آتی ہے۔ بعض جگہ انانیت نظر آتی ہے کہ اگر ہم جھک گئے۔ ہم نے دوسرے فریق کے سامنے حساب پیش کر دیے۔ تو گویا ہماری ناک کٹ گئی ہم ذلیل ہو گئے۔ تو اس کے لئے دو باتیں میرے سامنے ہیں۔ اول تو تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اپنے نفس پر غور کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہے اپنے موقف کی اصلاح کریں۔ اپنے مطالبات کو درست کریں اور کوشش کریں کہ مصالحت کے ذریعے افہام و تفہیم کے ذریعے یہ سارے معاملات طے ہو جائیں۔ اگر یہ نہیں ہو سکتا اور ہر فریق یہ سمجھتا ہے کہ دوسرے کی غلطی ہے بعض دفعہ دیانتداری سے سمجھ رہا ہوتا ہے تو پھر سب سے آسان طریق یہ ہے کہ Irrevocable پالیسی اختیار کی جائے۔ یعنی ناقابل تنسیخ ثالثی مان لیں۔ جس کو عدالت بھی تسلیم کرتی ہے۔ پھر اس کی تنفیذ کراتی ہے۔" پس ہمیں ہمیشہ یہ دونوں باتیں یاد رکھنی چاہئیں۔

فقط باتیں بنانے سے بنے کیا
گرانی کا کوئی حل ہے تو کہیے
نہ پھیلائیں خریداری کے پاؤں
ہے بہتر اپنی چادر ہی میں رہیے

ابوالاقبال

## شعاعِ اُمید

آج آساں ہے اگرچہ مہ و پرویں کا سفر

جادۂ زیست میں ہر گام پہ دشواری ہے
ہر قدم آبلہ پائی کی فسوں کاری ہے
اس قدر کم ہے تمیزِ عملِ زُہد و ریا
جیسے بس ایک ہی تصویر کی عیّاری ہے

مسکراہٹ کے کہیں پھول کھلیں تو جب ہے
درد مندی کے لئے ہونٹ ہلیں تو جب ہے
آدمیّت پہ ہر اک لمحہ لگائے گئے زخم
آدمیّت ہی کے ہاتھوں سے سِلیں تو جب ہے

رونق و رنگ کی دنیا ہے فقط نام و نمود
نہ شرافت نہ امانت نہ دیانت کا وجود
آج اُمیّد کی بس ایک کرن باقی ہے
جسم گھائل ہے مگر روح ہے مائل بہ صعود

پایۂ عرش کو چھُو لیتی ہے در ماندہ نظر

تلاشِ مسلسل

## اعلان برائے فیلوشپ

### پروگرام

○ امریکی تعلیمی فاؤنڈیشن نے سال ۱۹۹۶-۹۷ء کے لئے درخواستیں برائے فیلوشپ طلب کی ہیں۔ یہ فیلوشپ ہمفری (Humphrey) پروگرام کے تحت ان لوگوں کو دی جائے گی جنہوں نے ماحولیاتی مینیجمنٹ، پبلک ایڈمنسٹریشن، اکنامکس ڈیولپمنٹ، ایگریکلچرل، معاشیات، فنانس بینکنگ اربن پلاننگ، تعلیمی پلاننگ، صحافت منشیات سے بچاؤ اور اسی طرح دوسرے میدانوں میں باقاعدہ کام کا آغاز کر دیا ہے۔ اس فیلوشپ کے تحت امیدواروں کو ایک سال کے لئے امریکہ مزید تعلیم کے لئے بھجوایا جائے گا۔ درخواست دھندہ کی عمر کم از کم ۲۸ سال اور زیادہ سے زیادہ ۴۲ ہو۔

درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۹- جون ۹۵ء مقرر ہے۔ درخواست بھجوانے کا طریق کار، ایڈریس اور دیگر تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "NEWS" مورخہ ۹ مئی ۹۵ء ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

## اعلان داخلہ

○ پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ 6- Birdwood Road لاہور نے برائے سال 96-1995ء مختلف میڈیکل کورسز M.S ،F.C.P.S(partII) کورسز M.D کورسز اور M.Phil کورسز میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 95-6-4 مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "Pakistan Times" مورخہ 95-5-13 ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا جلال الدین شمس

# حضرت اُمّ طاہر صاحبہ

ایک خط سے حضرت آپا جان ام طاہر احمد صاحب کی وفات کی خبر معلوم کر کے بے حد افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ کا وجود سلسلہ کے لئے نہایت مفید اور بابرکت تھا۔ خواتین سلسلہ کی بہبودی و ترقی اور اصلاح و تنظیم کے سلسلہ میں آپ کی مساعی جمیلہ ہمیشہ کے لئے ایک قابل تقلید مثال رہیں گی۔ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہیں ہوگا۔ جس کے دل میں آپ کی قدر و منزلت نہ ہو اور آپ کی وفات اس کے لئے باعث حزن و ملال نہ ہوئی ہو۔ میری اپنی حالت تو آپا جان کی شفقت و ہمدردی اور اخوت اور خدمت سلسلہ کو یاد کر کے ایسی ہے کہ جب سے ان کی وفات کی خبر سنی ہے کئی مرتبہ آنکھیں اشکبار ہوتی ہیں۔ میں انہیں ایک کتاب بھیجنے کا ارادہ رکھتا تھا جو ایک مسلمان عورت نے بمبئی سے شائع کی ہے اور وہاں تقسیم کی گئی ہے تاکہ وہ سلسلہ کی تعلیم یافتہ عورتوں کی طرف سے اس کا جواب شائع کرائیں۔ میں اس انتظار میں تھا کہ جب اللہ تعالیٰ ان کو شفا عطا فرما دے گا بھیجوں گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا کہ وہ اس مقدس فیض رساں وجود کو اپنے پاس بلا لے۔

حضرت امۃ الحی صاحبہ کی وفات سے عورتوں کی تنظیم و تربیت کے سلسلہ میں جو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا وہ حضرت آپا جان کی ذات بابرکات سے دور ہو گیا تھا اور آپ نے نہایت کامیابی اور خوش اسلوبی سے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو چلایا۔

آپ بے شمار خوبیوں کی مالک اور صفات عالیہ سے متصف تھیں۔ آپ مجسم ہمدردی تھیں۔ دل کی حلیم اور متواضع تھیں غرباء سے آپ کا حسن سلوک بے مثال تھا آپ ایک نہایت حساس اور دردمند دل رکھتی تھیں دوسروں کی خوشی اور سرور میں حصہ لیتی تھیں اور مصیبت و دکھ میں شریک غم ہوتیں ( ---- ) میں ایک خط کے چند فقرات ذکر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ جو حضرت آپا جان نے میرے والد صاحب کی وفات کے موقع پر سندھ سے لکھا تھا آپ نے لکھا:۔

"والد یا والدہ کی موت ہر بچے کے لئے انتہائی دکھ اور تکلیف کا موجب ہوتی ہے۔ مگر یہ وفات تو اس لحاظ سے زیادہ تکلیف دہ ہے کہ اپنے اکلوتے بچے کو انہوں نے پانچ چھ سال سے نہیں دیکھا اور یہ کہ آپ اپنے والد صاحب محترم کی آخری ملاقات نہیں کر سکے۔ مگر یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ اخویم مولوی صاحب! مجھے یہ صدمے پہنچ چکے ہیں۔ جس کی وجہ سے زیادہ احساس ہے۔ جب میری والدہ کا انتقال ہوا تو میرے عزیز بھائی سید محمود اللہ شاہ صاحب اس وقت ولایت میں تھے اور جب والد صاحب کا انتقال ہوا تو اس وقت بھی پاس نہ تھے یعنی افریقہ میں تھے۔ مجھے اس خیال سے کتنا دکھ تھا۔ مگر آپ دینی کام کے لئے باہر ہیں۔ آپ کے صبر کا آپ کو دوہرا ثواب ہے۔ کل آپ کا پیغام جو اپنی والدہ محترمہ کی طرف تھا۔ میں نے سنا ہے۔ اس وقت میرے بے اختیار آنسو گر رہے تھے۔ کیا ہی اچھی نعمت ہیں والدین.... اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ پر اور آپ کے خاندان پر بڑے فضل فرما دے۔ جب آپ کے بھائی کی وفات ہوئی اس وقت بھی میں باہر تھی آب بھی باہر ہوں افسوس کہ اتنی دور سے کسی قسم کی خدمت یا ہمدردی میں شامل نہ ہو سکی"

یہ سطور آئینہ ہیں اس شفقت اور ہمدردی کا جو ان کے دل میں دوسروں کے لئے پائی جاتی تھی۔ آپ جب بھی ہمارے مکان پر تشریف لائیں تو آپ نے یہی فرمایا کہ میں اپنے بھائی کے گھر آئی ہوں۔ آپ نے کئی موقعہ پر اپنی اخوت و ہمدردی کا اظہار کیا۔ ان کی وفات کی خبر سن کر دل سخت حزیں ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک نہایت مشفق اور ہمدرد ہمشیرہ کا سایہ اٹھ گیا ہے۔ اے خدا! تو آپا جان کو اپنے فضل و رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور انہیں جنت میں اعلیٰ مراتب عطا فرمایا۔ اور ان کی یادگار بچوں کے ساتھ تیرا فضل شامل حال رہے اور وہ اپنے دادا جان حضرت بانی سلسلہ کی طرح اور اپنے والد ماجد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی طرح تیرے فضل کے سایہ تلے زندگی بسر کریں اور تیرے قرب کے وارث ہوں انہیں ہر قسم کی دینی و دنیاوی ترقیات نصیب ہوں۔ وہ ماں کی محبت سے گو محروم ہو گئے ہیں۔ لیکن اے خدا! تیری محبت ان کے ساتھ ہمیشہ ابدالآباد تک رہے۔ آمین۔

---

# آپ کا خط ملا

مکرم عباس احمد خان صاحب لکھتے ہیں۔

پیارے مکرم محترم و مخدومی حضرت مولانا نسیم سیفی صاحب

الفضل مورخہ ۹۵-۴-۲۵ میں آپ نے بشارت الٰہی صاحب کے دادا حضرت شیخ غلام احمد صاحب (واعظ) کا ذکر کیا ہے اور ساتھ ہی یہ دعوت بھی دی ہے کہ اس بزرگ کے بارے میں کوئی معلومات ہوں وہ آپ کی خدمت میں لکھ بھیجی جائیں حضرت شیخ صاحب موصوف کے اس عاجز کے دادا حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے ساتھ بہت دوستی اور باہمی عقیدت کے تعلقات تھے۔

حضرت شیخ صاحب موصوف درمیانہ قدو قامت اور خوبصورت نورانی چہرہ کے حامل تھے۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے لگ بھگ قد و قامت کے ہوں گے سفید اجلا لباس زیب تن رکھتے تھے۔

نہایت ہی متوکل اور صدقہ و خیرات کرنے والے تھے اکثر و بیشتر خصوصا رات کے وقت سفر ہوتا تو سیکنڈ کلاس سے کم میں سفر نہ کرتے تا ذکر و اذکار میں دل جمعی رہے۔

بہت دعا کرنے والے بزرگ تھے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے رفیقوں میں سے تھے۔ اس بات کو چیک کر لیں کہ غالباً ہندو مذہب چھوڑ کر احمدی ہوئے تھے۔ توکل کا یہ عالم تھا کہ جو کچھ نذرانہ ہدیہ جات آتے فوری غربا میں تقسیم کر دیتے اور پھر کہتے کہ یہ ملنگ پھر فقیر دا فقیر ہو گیا" اللہ پر ان کو ناز تھا اور اللہ کو ان پر ناز تھا۔ صورت اور لباس میں ان پر تنگ دستی نظر نہیں آتی تھی۔

غالباً ۱۹۳۰ء کا عشرہ تھا کہ انہیں مولا کریم نے واپسی کا اشارہ کر دیا چنانچہ انہوں نے ہمارے گھر دارالسلام قادیان میں جس کمرہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ اوّل فوت ہوئے تھے اور یہ عاجز بھی کافی عرصہ اس کمرہ میں مقیم رہا تھا ہے ایک دعوت ظہرانہ کا انتظام کیا اور تمام خاندان بشمولیت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو مدعو کیا اور کھانے کے بعد مختصر تقریر کی کہ انہیں بلاوا کا حکم آ گیا اور دعوت کی غرض یہی ہے کہ الوداعی ملاقات کر لوں اس دعوت کے تھوڑے عرصہ بعد حضرت شیخ صاحب اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

حافظ شیخ منظور الٰہی صاحب کو میں نے دیکھا ہے ان کا پتہ نہیں کہاں ہیں بشارت الٰہی صاحب کے پتہ سے ضرور اطلاع دیں۔ حضرت شیخ صاحب کو ہم اکثر و بیشتر دعا کے لئے عرض کیا کرتے تھے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں ہمارے حق میں قبول فرماوے اور انجام بخیر کرے۔ حضرت شیخ صاحب سارے خاندان بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بہت محبت کرنے والے وجود تھے خدا کرے ان کی دعائیں اور دیگر بزرگان کی دعائیں ہمارے دین و دنیا کے لئے بہت بڑا اثاثہ بن جائیں جس سے کہ ہم دین و دنیا میں سرخرو ہو جائیں۔

---

مکرم چوہدری محمد شریف خالد صاحب ایڈووکیٹ ربوہ سے تحریر فرماتے ہیں۔

برادرم نسیم سیفی صاحب

اپریل ۹۵-۴-۱۷ کے الفضل میں میاں عبدالسمیع نون صاحب معروف قانون دان کے اس انکشاف پر کہ

فضا یک بیک مسکرائے تو جانوں
اچانک کوئی آج آئے تو جانوں

خوش گوار حیرت کے ساتھ بے پناہ مسرت بھی ہوئی کہ وہ اشعار جنہیں میں ۱۹۴۶ء (کلکتہ) اور ۱۹۴۷ء سنگاپور میں بہت چاہت سے دہرایا کرتا تھا اپنے نسیم سیفی صاحب کے ہیں۔ اس زمانے میں یہ نظم / غزل کسی ہندوستانی رسالے میں پڑھی اور پڑھتے ہی اسے ایک خزانہ کے طور پر محفوظ کر لیا تھا۔ (ذہن میں)۔ میں دل ہی دل میں اس غزل کہنے والے کو نہ صرف پسند کرتا تھا۔ بلکہ اس کا احترام کرتا تھا کہ اتنا اچھا کلام اور اس کلام کا کہنے والا اس وقت غیر معروف۔ بہرحال اشتیاق سے شعر پڑھنے اور دہراتے رہنے کے ساتھ ساتھ اس کا احترام قائم رہا۔ اور قائم ہے۔

میرے ذہن میں ان اشعار کی شکل اور ترتیب کچھ یوں منقش ہے۔ ان کی تصحیح۔ ترتیب اور افادہ عام کے لئے اگر آپ وہ پوری غزل شائع کر دیں تو اس سے "بہتوں کا بھلا ہوگا۔"

فضا یک بیک مسکرائے تو جانوں
اچانک کوئی آج آئے تو جانوں
امیدوں کی بے کیف سی تیرگی میں
ستارہ کوئی جھلملائے تو جانوں
پیام اجل بن کے آنے سے مطلب
مری زندگی بن کے آئے تو جانوں
یہ کیا طور پر جلوہ سامانیاں ہیں
کوئی میرے پہلو میں آئے تو جانوں
نسیم اس حسین چاندنی کے سمے میں
کوئی آج بے وعدہ آئے تو جانوں

مقطع تو لاجواب ہے اور رہتا چلا جائے گا۔

---

مکرم ملک جمیل الرحمٰن رفیق صاحب ربوہ سے تحریر فرماتے ہیں۔

برادرم مکرم نسیم سیفی صاحب

۴۔ مئی کے الفضل میں محترم نذیر احمد صاحب ڈار کا ایک دلچسپ مضمون نظر سے گزرا۔ "کاسہ سحر" سے محترم ڈار صاحب موصوف کی چابکدستی اور ذہانت پر بہت عمدہ روشنی پڑتی ہے۔

اس مضمون میں ذکر ہے کہ تنزانیا کے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر محمد شریف خان

# سانپ کے متعلق ایک پُر اسرار کہانی

میرا نام جمال الدین ہے۔ میرے باپ کا نام علم دین تھا۔ میں گوجرانوالہ کا رہنے والا ہوں۔ میرے والد نے دو شادیاں کی تھیں۔ پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہ تھی۔ دوسری سے ہم تین بھائی پیدا ہوئے۔ دو مر گئے۔ میں اب اکیلا ہوں۔

میرا باپ محنت مزدوری کر کے ہمارا پیٹ پالتا تھا۔ میں نے بھی مزدوری کرنا شروع کر دی۔ لاہور میں آکر ذیلدار معراج الدین کے ہاں ان کے ٹانگے کا کوچوان مقرر ہو گیا۔

۱۹۰۴ء میں کانگڑہ کا جب بھونچال آیا تھا میں گرمیوں کے موسم میں لاہور سے تین میل کے فاصلہ پر راج گڑھ کے علاقہ کے ایک کھیت میں چارہ کاٹ رہا تھا۔ میرے ساتھ دو ہندو اور ایک مسلمان کوچوان بھی چارہ کاٹ رہے تھے۔ مجھے اچانک ایک سانپ نے جس کی لمبائی تقریباً ڈیڑھ فٹ تھی اور جسم پر نیلی' پیلی' ہری' سنہری اور سفید دھاریاں تھیں' نے ٹخنے پر کاٹ کھایا۔ میں نے ہاتھ کے جھٹکے سے اسے اتار کر دور پھینک دیا۔ سانپ وہاں سے غائب ہو گیا۔

میں سانپ کے ڈسنے سے بڑا گھبرا گیا۔ میرا دل ڈوبنے لگا۔ میں کھیتوں میں پاگلوں کی طرح دوڑنے لگا۔ میرے ساتھیوں نے میری کوئی پرواہ نہ کی۔ اپنا اپنا چارہ لے کر لاہور روانہ ہو گئے۔ میں کھیت میں چار بجے شام تک بے حس و حرکت پڑا رہا۔ جب کبھی ہوش آتا' پاس سے نالے میں بہتے ہوئے پانی سے سر کو تر کر لیتا اور کچھ پی لیتا۔

میرے ساتھیوں نے لاہور پہنچ کر ذیلدار صاحب کو میری کیفیت بتائی۔ ذیلدار کے آدمی آ کر مجھے لاہور لے گئے اور موچی دروازہ کے استاد نور الدین سے میرا علاج معالجہ شروع کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا اور اپنا کام سنبھال لیا۔ استاد نور الدین نے مجھے بتا دیا کہ سانپنی نے مجھے کاٹا تھا' اور اس کی بو میرے اندر گھر کر گئی ہے۔ اب چھ ماہ یا ایک سال کے بعد مجھے سانپ ضرور ڈسا کرے گا۔ استاد نے یہ بھی بتایا کہ اس کا علاج صرف موت ہے۔ جب تک زندہ رہو گے سانپ تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔

میں اس وقت پچیس سال کا تھا۔ گیارہ ماہ خیریت سے گزر گئے' میں کام کرتا رہا۔ جب بارہواں مہینہ شروع ہوا تو مجھے اپنے جسم کے اندر سے خربوزے کے پھول کی سی خوشبو پھوٹتی محسوس ہونے لگی۔ چند سیانے لوگوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہی سانپنی کی بو ہے۔ اس بو کے زیر اثر سانپ کھنچے چلے آتے ہیں۔ میرے جسم میں "بو" زور پکڑنے لگی' بارہویں مہینے کی پندرہویں روز تو یہ بو اس قدر زور پکڑ گئی کہ بیان سے باہر ہے۔ اس روز میرا جسم ٹوٹنے لگا۔ مجھ میں کام پر جانے کی ہمت نہ تھی۔ اس کے ساتھ ہی میری شدید خواہش تھی کہ سانپ مجھے کاٹے اور میں اس سے لطف اٹھاؤں۔ یہ ایک قسم کا نشہ تھا اور سانپ کا کاٹنا میرے لئے وصال یار سے کم نہ تھا۔

شام کو پانچ بجے میں نے ایک سانپ کو اپنے قریب آتے ہوئے دیکھا جو گویا میری تڑپ کی دوا کرنے کے لئے فرشتہ بن کر آرہا تھا۔ میں نے اس کے سامنے اپنی ٹانگ کر دی اور آنکھیں بند کر لیں۔ سانپ نے مجھے ٹانگ پر ڈس لیا' اس کے ساتھ ہی سانپ کی مستی بھی اتر گئی اور میری مستی بھی ٹوٹ گئی' ایک طرف سانپ بیہوش پڑا تھا' دوسری طرف میں!

دس دن تک میں گھر میں بغیر کوئی دوا وغیرہ لئے پڑا رہا۔ جب میں چلنے پھرنے کے قابل ہوا تو وزیر آباد کے قریب ایک گاؤں پیرو کے میں پیر بخش ماندری کے پاس گیا۔ اس نے اس مصیبت سے نجات کا ایک ذریعہ بتایا کہ جب سانپ مجھے کاٹنے کو آئے تو میں اسے پکڑ کر اس کا سر اور گردن چبا جاؤں۔ اس سے میرے جسم کی بو ختم ہو جائے گی اور کسی سانپ کو میرے قریب آنے کی جرات نہیں ہو گی۔

اس واقعہ کے چھ ماہ بعد میرے جسم میں پھر خوشبو یا بو کا زور بڑھنے لگا۔ میں ایک دن مویشیوں کے لئے گتاوا کر رہا تھا کہ بو شدید ہو گئی۔ میں مویشیوں سے ہٹ کر بیٹھ گیا۔ میں سمجھ گیا اب سانپ کے آنے کا وقت ہے۔ چند منٹ میں سانپ وہاں تھا۔ سانپ نے مجھے ڈس لیا۔ میں نے پیر بخش ماندری کی ہدایت کے مطابق سانپ کو پکڑ کر اس کے گرد کپڑا لپیٹ کر اسے دانتوں میں چبا لیا۔ کچھ پانی زہر مجھے حلق سے نیچے اترتا محسوس ہوا۔

دوسرے روز صبح ہی مجھے پھر خوشبو آنے لگی۔ چند گھنٹے کے اندر دوسرا سانپ آیا۔ اس نے مجھے کاٹ لیا۔ اس طرح اب تو ہر روز مجھے ایک سانپ ڈس جاتا۔ پہلے تو میں اپنی ٹانگ پر سانپ ڈسواتا تھا جس سے چلنے پھرنے میں تکلیف ہوتی۔ اب میں نے اپنے بازوؤں کو اس کام کے لئے وقف کر دیا۔ میں پیر بخش ماندری کے پاس گیا۔ اس نے کہا یہ میرا آزمودہ نسخہ نہیں تھا بلکہ میں نے سنا ہوا تھا' اسی طرح تمہیں بتا دیا' اس میں میرا قصور نہیں ہے۔

میں کئی جوگیوں اور سنیاسیوں کے پاس گیا' کئی مرتبہ پہاڑوں پر گیا۔ ہردوار میلے کے موقع پر بھی اسی مقصد کے لئے گیا' کسی نے کوئی علاج بتایا۔ کسی نے بتایا تمباکو کی بجائے مور پنکھ حقہ میں رکھ کر پیو' کسی نے ریٹھے پینے کو کہا' نیولے کے گوشت کا سوپ بنا کر پی۔ مار خور بکرے کے چمڑے کا تعویذ بنا کر گردن میں ڈالا۔ حقے کی نالی میل کھائی' مگر دہائی خدا کی کوئی آرام نہ آیا۔

پہلی مرتبہ سانپ کے کاٹنے کے چھ ماہ بعد میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا تھا۔ میری بیوی جب سانپ مجھے ڈس کر جاتا تھا تو اسے مار ڈالتی تھی۔ اس طرح اس نے اور میں نے تقریباً دو ہزار سانپ مارے۔ بیس پچیس میں نے کچے کھائے۔ تیس چالیس ہم نے پکا کر کھائے۔

لڑکے کی پیدائش کے چار سال بعد ایک دن دوپہر کو میں کھانا کھانے گھر آیا تو ایک سانپ نے میری بیوی کے دائیں ہاتھ کی انگلی پر ڈس لیا تھا اور بیہوش ہو کر چت ہو گیا۔ بس پھر کیا تھا۔ مجھے تو سانپ ہر روز کاٹتا لیکن میری بیوی کو ہر آٹھویں دن' اسے بھی اسی طرح خوشبو محسوس ہوتی۔ آٹھویں دن دو سانپ آتے' ایک میری بیوی کو کاٹتا دوسرا مجھے۔

عید کا دن تھا۔ میں اپنے بیٹے کو گود میں لئے بیٹھا تھا' اس کی ٹانگ میری ٹانگ پر تھی۔ سانپ جب مجھے کاٹنے لگا تو اس کا دانت میرے بیٹے کی ٹانگ سے چھو گیا۔ اس واقعہ کے تین ماہ بعد لڑکے کو پھر سانپ نے کاٹا۔ اب کیفیت یہ تھی کہ سانپ مجھے ہر روز کاٹتا' میری بیوی کو آٹھویں دن اور بیٹے کو تین ماہ بعد! اب ہمارے گھر میں صرف ایک لڑکی رہ گئی جو میرے بھائی کی بیٹی تھی اور ہمارے ساتھ رہ رہی تھی۔ ایک دن میری بیوی کمرے میں چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی' اس کے پاس میری بھتیجی بھی بیٹھی ہوئی تھی۔ میری بیوی کو سانپ کاٹنے آیا۔ میری بیوی کو اس کا علم ہو گیا۔ اس نے اپنی ٹانگ نیچے لٹکا دی اور بچی سے کہا کہ وہ آرام سے بیٹھی رہے' لیکن بچی ڈر گئی اور اس نے چارپائی سے چھلانگ لگا دی۔ اس کا پاؤں سانپ پر پڑ گیا' جس سے سانپ نے اسے بھی کاٹ لیا!

کسی نے میری بیوی کو بتایا کہ اگر سانپوں کو ابال کر ان کا سوپ پیا جائے تو اس مصیبت سے نجات مل جائے گی۔ چنانچہ میں نے پندرہ دن تک سانپوں کو ایک گھڑے میں جمع کرنا شروع کر دیا۔ پندرہ دن کے بعد انہیں نکال کر ان کی سریاں اور دم کاٹ پھینک دیں' باقی جسم کے گنڈیریوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر لئے اور رات کو اندھیرے میں گوشت سمجھ کر کھا لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے ہی روز سے چار سانپ ہر روز آتے جو مجھے' میری بیوی' میرے بیٹے اور میری بھتیجی کو کاٹتے۔ اس مصیبت میں میری بیوی اور بھتیجی سے ہانڈی روٹی نہ ہوتی' ہمارا زیادہ تر وقت چارپائیوں پر صرف ہوتا' خوراک نہ ملنے کی وجہ سے ہم بہت کمزور اور لاغر ہو گئے۔ فاقوں تک کی نوبت آ گئی۔

ایک دن مجھے احساس ہوا کہ سانپ کے ڈسنے کا وقت ہے' میں چھت کے ساتھ لٹک گیا' تاکہ کسی طرح سانپ سے بچ جاؤں۔ پانچ دس منٹ کے اندر چھت کی کڑیوں سے ایک سانپ نے سر نکالا اور مجھے ڈس لیا۔ دوسری دفعہ میں صبح سے ہی ٹانگہ لے کر کام پر چلا گیا' زمین پر قدم تک نہ رکھا۔ قدرت خدا کی ٹانگہ ہی سے سانپ برآمد ہوا اور مجھے ڈس گیا!

ماہ نومبر ۱۹۲۹ء کا ذکر ہے مجھے پتہ چلا کہ ہمارے شہر میں سانپوں کے ماہر لنگل دتا سنگھ آئے ہوئے ہیں۔ وہ میرا علاج کر کے مجھے اس مصیبت سے نجات دلا سکتے ہیں۔ میں ان کے ڈیرے پر گیا اور اپنی مصیبت کا رونا رویا' انہیں میری کہانی سن کر مجھ پر رحم آیا اور وعدہ کیا کہ وہ میری مدد کریں گے۔ مجھے دو سادھوؤں کے سپرد کر دیا۔

انہوں نے مجھے بکریوں کا تیس سیر دودھ جمع کرنے کو کہا۔ اس سے میں مایوس ہو گیا۔ بھلا مجھ غریب میں تیس سیر بکریوں کا دودھ جمع کرنے کی کب طاقت اور ہمت تھی۔ میں مایوس ہو کر لاہور چلا آیا اور خلیفہ احمد دین ٹیلر ماسٹر ہسپتال روڈ سے ذکر کیا۔ خلیفہ صاحب نے مجھے چھ سات روپے دیئے۔ میں اس سے چھبیس سیر دودھ بکریوں کا لے کر سادھوؤں کے پاس گیا۔ یہ سادھو ایک دوسرے کو باوا سوا داس اور باوا امرن داس کے نام سے مخاطب کرتے تھے۔

جب میں نے دودھ ان کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے دو تین ٹوکریاں گوبر کی منگوائیں۔ گوبر کو پانی میں گھول دیا' تھوڑی دیر بعد پانی اوپر آگیا اور گوبر نیچے بیٹھ گیا' پانی نتھار کر نیچے پھینک دیا گیا۔ پھر دودھ کو اس صاف شدہ گوبر میں حل کر کے دو کنالیوں میں ڈالا گیا۔ ساتھ ہی ایک سبز دوائی بتاشہ میں ڈال کر ہم سب کو کھانے کو دی۔

پھر ایک گڑھا کھودا گیا۔ اس میں مجھے' میری بیوی' لڑکے اور میری بھتیجی کو بٹھا دیا گیا۔ گڑھے کے باہر ہمارے سر ہی نظر آتے تھے۔ اب گوبر ملا دودھ ہمارے سروں پر ڈال دیا گیا۔ اس پر ہمارے منہ اور ناک سے سبز رنگ کا زہر نکلنے لگا۔ چھ بجے شام سے رات بھر ہم گڑھے میں رہے۔ گوبر جو ہم پر ڈالا گیا وہ ہمارے جسم کی گرمی سے خشک ہو گیا۔ صبح ہمیں گڑھے سے باہر نکالا گیا اور ایک پرانی رضائی میں لپیٹ کر آگ کے نزدیک بٹھا دیا گیا' ہم وہاں دو روز تک رہے اور سادھوؤں کی دی ہوئی دوائی کھاتے رہے۔ جس روز ہمیں گڑھے میں بٹھایا گیا وہ سانپوں کے کاٹنے کا آخری دن تھا۔ اس دن کے بعد کاٹنا تو کیا ہم نے کبھی سانپ تک نہیں دیکھا۔

تیسرے دن سادھوؤں نے ہمیں جسم پر ملنے کے لئے ایک دوائی دی اور کھانے کے لئے دوسری دوائی۔ کھانے سے پہلے اس دوائی کو ایک سو ایک بار مکھن میں دھونا تھا۔ دوائی دینے کے بعد ایک سادھو نے چلم اٹھائی اور دوسرے نے گدڑی' ایک مشرق کی طرف گیا اور دوسرا مغرب کی طرف۔ ہمارا خیال تھا کسی کام کو گئے ہیں ابھی آتے ہوں گے لیکن شام تک واپس نہ آئے تو ہمیں پتہ چل گیا کہ وہ پتہ دیئے بغیر چلے

باقی صفحہ ۶ پر

# اخبارات کے نام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ڈان کے ۵ مئی ۱۹۹۵ء کے شمارے میں ایس- ایم- عثمان (کراچی) خطوط کے کالم میں کہتے ہیں کہ آپ کے فاضل نامہ نگاروں ایم ایم عثمانی کے- ادریس اور شہزادی عابدہ سلطان (ڈان اپریل ۲۶) میں جو کچھ شب قدر میں ہونے والے حالیہ حادثہ کے متعلق لکھا ہے اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا- لیکن باحوصلہ شہزادی اس بات میں منفرد ہیں کہ انہوں نے مسٹر کے- ادریس- کے چیلنج کا جواب دیا ہے جو چیلنج انہوں نے ہم سب کو دیا تھا کہ بہت زیادہ تاخیر ہو جانے سے پہلے پہلے ہمیں بولنا چاہئے- یعنی ہمیں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہئے- شہزادی نے حکومت' حزب اختلاف' اسمبلیوں کے ممبر' سیاسی لیڈر' خاص طور پر کل علماء نے اپنی خاموشی کے ساتھ اس واقعہ کی حمایت کا جو اظہار کیا ہے اس کو خوب اجاگر کر کے دکھا دیا ہے- ان مقدس گائیوں سے انہیں کیا توقع تھی کہ وہ کھڑے ہو جاتے اور بول پڑتے- وہ ایسا کیسے کر سکتے تھے- جبکہ وہ خود اس بات کے مجرم ہیں کہ انہوں نے غیر رواداری کی انتہائی صورت کے بیج بوئے ہیں- انہوں نے اپنے منتخب لیڈروں کی حمایت کی ہے-

قائد عوام جنہوں نے ۷۰ کے دہاکے کے شروع میں نہایت فخریہ انداز میں قوم کو سب سے پہلا متفقہ جمہوری دستور دیا تھا (جسے انہوں نے اگلے ہی روز کمزور (Emasculated) بھی کر دیا تھا-

انہوں نے اسی قومی اسمبلی میں اور شائد متفقہ طور پر ایک بل پاس کروایا جس میں تمام احمدیوں کو غیر مسلم کہا گیا- اور اس طرح ہم سب سے انہوں نے بہت زیادہ داد وصول کی- اسی طرح انہوں نے مقدس مقامات کے سرپرستوں سے بھی داد حاصل کی- جہاں تک ہمارے معاشرے میں غیر رواداری کی جڑوں کا تعلق ہے- یہ اسی ایک ایکٹ میں موجود ہے جو ہماری قومی اسمبلی نے آیت نمبر۵۹ سورۃ نساء کو جانتے ہوئے کی تھی-

اس آیت کی طرف شہزادی عابدہ سلطان نے اشارہ کیا ہے کہ قانون دینے والا صرف اور صرف خدا ہے اور اس قانون کی وضاحت کرنے والے رسول کریم ﷺ اس میں کیا تعجب کی بات ہے کہ ہمارے ممبران اسمبلی (اور سیاسی جماعتیں) اس وقت سے لے کر اب تک گڑھے میں گرتی چلی جا رہی ہیں- اور انہوں نے سینکڑوں آرڈی ننس اسمبلی کی میز پر رکھے ہیں- جنہیں دیکھا بھی نہیں گیا- ان کے متعلق بحث کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا- اس میں کیا شک ہے کہ اگر فرقہ واریت' علاقائیت اور اختلاف کو نہ برداشت کرنے کی عادت ہمارے قومی تناظر کا ایک حصہ بن گیا ہے' یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ اینٹی احمدیہ ایکٹ کے بعد ہم نے توہین رسالت ﷺ اور حدود آرڈیننس جیسے قوانین مرتب کئے ہیں اور ہماری منتخبہ ترقی کرنے والی جمہوری اور جدید اصولوں والی حکومتیں ان قوانین میں ترمیم بھی نہیں کرنا چاہتیں- ان کا دستوری کتاب سے منسوخ کر دینا تو بہت بڑی بات ہے-

یہ سارے تحفے زیڈ- اے- بی یعنی ذوالفقار علی بھٹو اور ضیاء کے ہیں- جو انہوں نے قوم کو دیئے اور جسے مذہبی جوش کے ساتھ ان کے وارث اور ان کے پروردہ محفوظ رکھ رہے ہیں- افسوس اس بات کا ہے کہ ہمارے قومی رہنماؤں اور سیاسی پارٹیوں میں ایک دوسرے کے متعلق بہت کچھ کہا جاتا ہے اور نہایت کھل کر کہا جاتا ہے لیکن بحث تمحیص نہیں ہوتی- جیسا کہ ڈاکٹر ایم وسیم نے اپنے مضمون میں جو ڈان کے ۲۴- اپریل میں چھپا تھا نہایت موزوں طریق پر کہا ہے- انہوں نے صاف طور پر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ہماری سیاسی پارٹیوں کے ایجنڈوں پر کیا کچھ لکھا ہوا ہے- یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کا قومی بہبود سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی ان کا ہمارے مسائل کے حل سے کوئی تعلق ہے- ان باتوں پر ہمارے لیڈر بالکل خاموش رہتے ہیں-

میں ڈاکٹر وسیم کا حوالہ پیش کرتا ہوں- وہ کہتے ہیں کہ مختلف گروہوں کے جو ریاست اور معاشرے سے تعلق رکھتے ہیں کے مطالبوں پر کچھ نہیں کہا جاتا- فرقہ واریت اور مذہبی جماعتوں کے مابین رواداری کے متعلق کچھ نہیں کہا جاتا- کراچی میں امن وامان کے مسئلے کو بہتر بنانے کے متعلق کچھ نہیں کہا جاتا- جو لوگ اسی فیلڈ میں ایک دوسرے سے مقابلے کے لئے موجود ہیں یعنی فرقہ واریت' علاقائیت' اور گروہ بندی' قبائلی پارلیمانی' ان کے متعلق بھی کچھ نہیں کہا جاتا- ایک مکمل طور پر اچھے لوگوں کو اس ایک ایکٹ سے جو ۷۰ کے دہاکے کے دوران پاس کیا گیا تھا- اور جسے پہلے منتخب لیڈر اور ٹوٹے ہوئے ملک کی لیجسلیٹو اسمبلی نے یہاں تک پہنچا دیا ہے- جو لوگ ضیاء کے وارث ہیں ان سے ہم کیا توقع کر سکتے ہیں-

ان تاریک دنوں میں ڈان نے بہت اچھا کیا تھا کہ میرا ایک خط شائع کیا جس میں میں نے کہا تھا کہ احمدیوں کے ساتھ انصاف ہونا چاہئے یہ ایک بہت چھوٹی سی اور بے ضرر جماعت ہے- اور میں نے یہ انتباہ بھی کیا تھا کہ اگر آج احمدیوں کی باری آگئی ہے- تو اس کے بعد دوسری اقلیتوں کی باری آئے گی -اور میں نے خاص طور پر اس سلسلے میں شیعہ حضرات کا ذکر کیا تھا- کسی شخص نے اس موقعہ پر میری حمایت کے لئے اپنی چھنگلی بھی نہیں اٹھائی تھی- آج بھی کوئی ایسا نہیں کرے گا- یہ میری بدقسمتی ہے کہ جو میرے خدشات تھے ان کو پورا ہوتے دیکھنے کے لئے میں ابھی تک زندہ ہوں- اور میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ اقتدار ان لوگوں کے ہاتھوں میں چلا گیا ہے جو رسول کریم ﷺ کے نام کا استحصال کرتے ہیں اور اسی طرح قائد کا بھی تاکہ وہ اپنے اقتدار کو اور طول دے سکیں- محسن بھوپالی نے بالکل ٹھیک کہا تھا-

نیرنگیِ سیاست دوراں تو دیکھئے
منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے

---

یادرفتگان

شیخ رحمت اللہ

# محترم شیخ اعجاز احمد صاحب

شیخ اعجاز احمد صاحب پچانوے سال قبل شہر سیالکوٹ میں پیدا ہوئے دو جنوری ۹۴ء کو کراچی میں وفات پائی تدفین احمدیہ قبرستان کراچی میں ہوئی ان کے تمام بچے غیر احمدی ہیں موصی ہونے کے باوجود بچوں کی خواہش کے پیش نظر ان کو کراچی میں دفن کرنا پڑا شیخ صاحب کی گوت سپرو کشمیر پنڈت تھی- پندرھویں صدی میں ان کے جس جدامجد نے اسلام قبول کیا ان کا نام "بابالول جج" تھا اٹھارہویں صدی میں ان کے خاندان نے کشمیر سے ہجرت کی اور سیالکوٹ میں آباد ہوئے شیخ صاحب نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں پائی ہائر تعلیم کے لئے لاہور چلے گئے جہاں سے قانون کی ڈگری حاصل کی ابتداً انکم ٹیکس کے محکمہ میں نوکری ملی مگر وہاں ماحول سخت ناپسند تھا اس لئے ٹریننگ کے دوران ہی استعفیٰ دے دیا- سیالکوٹ آکر کچھ وقت وکالت کی پھر حکومت پنجاب کے سب جج مقرر ہوئے یہاں سے بطور سب جج دہلی گئے وہاں سے ان کا تبادلہ ہوا اور حکومت ہند کے محکمہ خوراک و زراعت میں تقرر ہوا تقسیم ہند کے بعد پاکستان آئے اور اسی وزارت میں کام کیا اور بطور سیکرٹری ریٹائر ہوئے بعد ازاں U.N.O کے محکمہ خوراک میں ملازم ہوئے اور پاکستان میں ان کا تقرر ہوا-

شیخ صاحب کو جسمانی ورزش یا سیر کی بالکل عادت نہ تھی اس کے باوجود صحت تمام عمر بہت اچھی رہی حضرت شیخ محمد احمد صاحب سے ان کی دوستی تھی وہ بھی ان سے تعلق خاطر رکھتے تھے ایک دفعہ اپنے ایک خط میں مجھ سے دریافت فرمایا "اعجاز کا کیا حال ہے" میں نے جواب میں عرض کیا بفضل خدا اچھے ہیں نیز میں نے لکھا کہ انہوں نے اپنے گھر اور دفتر والوں پر یہ مہربانی کی ہوئی ہے کہ اپنے پاؤں چل کر گھر اور دفتر کے کمرے سے موٹر کار میں بیٹھ جاتے ہیں ورنہ ان سے بعید نہ تھا کہ یہ فیصلہ کر لیتے کہ مجھے اٹھا کر گاڑی میں بٹھایا کرو بعد میں جب نے اس بات کا تذکرہ کیا تو بہت ہنسے-

شیخ صاحب بڑے اچھے انسان تھے صاف ستھری عادات تھیں حلیم- علم دوست- طبیعت میں شکرگزاری کا جذبہ بہت تھا اپنے چھوٹے بیٹے نعیم کی خدمات کی بہت تعریف کرتے جب تک ہمت رہی میرے گھر میں تشریف لاتے رہے اور حضرت صاحب کے خطبات سنتے رہے اور ہر بار جانے سے پہلے دعائیں دیتے اور فرماتے کہ تمہارے ڈش اینٹینا کی وجہ سے ہم جیسوں کو حضرت صاحب کی زیارت نصیب ہو جاتی ہے- یادداشت بہت عمدہ تھی- اچھے اشعار بہت یاد تھے- حلقہ احباب بہت وسیع تھا- دوستی صرف حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور محترم چوہدری بشیر احمد صاحب سے تھی- چوہدری صاحب بھی ان پر بہت اعتماد کرتے تھے- "تحدیث نعمت" کی ایڈیٹنگ انہوں نے ہی کی اگر پورا مسودہ شائع ہونے کا فیصلہ ہوتا تو یہ کتاب بہت ضخیم ہوتی- ضرورت مندوں کی حاجات کے لئے چوہدری صاحب کے ٹرسٹ کے بھی سربراہ یہی تھے-

پیدائشی احمدی تھے سات سال کی عمر میں اپنے والد کے ساتھ قادیان شریف گئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیارت نصیب ہوئی اور حضرت صاحب کی گود میں بیٹھنے کا شرف پایا باقاعدہ بیعت ۱۹۳۰ء میں کی-

اگرچہ پختہ عقیدہ رکھنے والے احمدی تھے اور صاف ستھرے کردار کے مالک تھے مگر اپنی مخصوص افتاد طبع کی وجہ سے جماعت کے عہدے قبول کرنے سے گریز کرتے تھے بڑی مشکل سے ایک دفعہ ان کو کراچی جماعت کی قضا کی ذمہ داری لینے پر آمادہ کیا مگر زیادہ نہ چل سکے اور معذرت کر لی ہاں مشورہ کے لئے جب بلاتے یہ آ جاتے بڑے صائب الرائے- بچپن سے علامہ اقبال نے ان کی تعلیم و تربیت اپنے ذمہ لی ہوئی تھی اس لئے ساری عمر ان کو علامہ کا قرب میسر رہا علامہ سے ان کو غیر معمولی عقیدت اور والہانہ محبت تھی شام کو جب علامہ کے گھر مجلس لگتی تو کبھی کبھار اس میں بیٹھنے کا ان کو بھی موقع ملتا تھا مجلس میں بھی ہر قسم کے موضوع زیر بحث آتے جس دن کا یہ ذکر ہے اس شام کی مجلس میں قرآن کریم کی تفاسیر پر گفتگو ہو رہی تھی حاضرین میں کسی نے ایک صاحب کے متعلق بیان کیا کہ وہ بھی قرآن کریم کی تفسیر لکھ رہے ہیں ان صاحب کے متعلق معلوم کیا کہ وہ قرآن کریم کے بعض نواہی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# انگلستان میں مذہبی فضا

برطانوی ہاؤس آف کامنز میں ایک قرارداد پیش کی جانے کے لئے تینوں بڑی پولیٹیکل پارٹیوں کے چالیس افراد نے دستخط کئے ہیں اس کو سپانسر کرنے والے لیبر ممبر آف پارلیمنٹ میکس میڈم (MADDEM) ہیں۔ اس میں ہاؤس آف کامنز سے کہا گیا ہے کہ برطانوی حکومت ہر نوع کی مدد سے پاکستان میں جرائم اور تشدد کو رکوائے۔ لیبر ممبر پارلیمنٹ نے کہا ہے کہ وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے حلقوں میں رہنے والے پاکستانی پاکستان میں مذہبی غیر رواداری کی مذمت کرتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ فرقہ واریت کا تشدد ختم کیا جائے جس میں لوگوں کو قتل کرنا۔ آگ لگانا۔ اور بم سے حملے کرنا شامل ہیں۔ اور ایسا کرنے والوں کو بغیر کسی تاخیر کے کیفر کردار تک پہنچایا جانا چاہئے۔

اس قرارداد میں برطانوی پارلیمنٹ سے کہا گیا ہے کہ وہ پاکستان کو اپنے اثر و رسوخ سے امداد پہنچائے۔ اسی سلسلے میں توہین رسالت قانون جس کی ترمیم قومی اسمبلی میں پیش ہے کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس قرارداد میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہمیں اس بات سے تشویش ہے کہ پاکستان سے جو مذہبی لیڈر برطانیہ آتے ہیں وہ یہاں فرقہ واریت کو ہوا دیتے ہیں اور اس طرح نفرت پھیلاتے ہیں۔ ہماری حکومت کو انہوں نے کہا ہے کہ اس سلسلے میں ہوشیار رہنا چاہئے۔ برطانیہ میں رہنے والی پاکستانی کمیونٹی کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ پر امن رہیں اور جہاں کہیں بھی مذہبی نفرت پھیلائی جا رہی ہو۔ اسے روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اس قرارداد پر دستخط کرنے والوں نے پولیس کی طرف بھی توجہ دی ہے اور کہا ہے کہ جب ایسی شکایات برطانیہ میں بسنے والی پاکستانی کمیونٹی کی طرف سے ملیں تو پوری چھان بین کی جائے اور مذہبی نفرت کو روکنے کے لئے ہر ممکن اقدام کیا جائے۔

☆ O ☆

## ایک میجر کی گرفتاری

اخباری خبروں کے مطابق فوج کے ایک میجر کو اس لئے گرفتار کر لیا گیا ہے کہ وہ پاکستان کے بعض راز جن کا تعلق خاص طور پر پاکستانی میزائل پروگرام سے ہے امریکہ کو دے رہا تھا۔ ایک انگریزی اخبار (ڈان) نے جب سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے اس معاملے کے متعلق پوچھا تو اس سے ناواقفیت کا اظہار کیا گیا۔ اگرچہ بعض ایسے ذرائع بھی ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ امریکی سفارت خانہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کو ان رپورٹوں سے آگاہ کر چکا ہے۔ امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے جو یہ کہا ہے کہ اسے کوئی خبر نہیں اس کے پیچھے یہ بات بھی ہو سکتی ہے کہ اس طرح امریکہ خود اپنے آپ کو مورد الزام ٹھہرالے گا اور دونوں ممالک کے تعلقات خراب ہو جائیں گے۔ خاص طور پر فوجی تعلقات۔

کہا جاتا ہے کہ یہ آرمی آفیسر جس کی رینک میجر ہے یہ راز امریکہ کو بتا رہا تھا۔ پتہ یوں چلا کہ وہ اپنے وسائل سے بڑھ کر زندگی گزار رہا تھا۔ اس کا خاندان خاص رخصتوں سے فائدہ اٹھا رہا تھا۔ اور اس کا رہن سہن کا طریق عیش و عشرت پر دلالت کرتا تھا۔ اس میجر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اسے خوشاب میں حراست میں لیا گیا اور میزائل کے متعلق جس کا یہ انچارج تھا۔ امریکہ کو متعدد باتیں بتانے کے سلسلے میں اسے ملزم گردانا گیا۔ اب تحقیقات یہ کی جا رہی ہے کہ مزید کون سے افراد ہیں جو اس کے حصہ دار کہے جا سکتے ہیں۔

احباب کو یاد ہو گا کہ گزشتہ دنوں امریکہ میں خوشاب کا بہت ذکر آ رہا تھا۔ خاص طور پر جب وزیر اعظم بے نظیر بھٹو امریکہ کا دورہ کر رہی تھیں۔ کہا جا رہا تھا کہ خوشاب میں ایک نیوکلیر ری ایکٹر لگایا جا رہا ہے جو پلوٹونیم بنا سکتا ہے۔ محترمہ بھٹو نے اس بات کا اعتراف کیا کہ ری ایکٹر لگایا جا رہا ہے لیکن اس بات سے انکار کیا کہ اس میں بم بنانے کی صلاحیت ہے۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ چکوال کے سیسمک سنٹر کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کے بعد یہ دوسرا بڑا انکشاف ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ امریکی ایسے حساس اداروں کے متعلق ظاہراً یا باطنی طور پر ملوث ہیں۔

---

**بقیہ صفحہ ۵**

احکام پر عامل نہیں یہ سن کر علامہ اقبال نے اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ فرمایا ایک زمانہ میں حسین مظلوم تھے ان دنوں قرآن مظلوم ہے جو اٹھتا ہے اس کی تفسیر لکھنے بیٹھ جاتا ہے دیکھیں یہ صاحب قرآنی آیت لا یمسّہ الا المطھرون کی کیا تفسیر کرتے ہیں۔ اس وقت شیخ صاحب بھی مجلس میں موجود تھے علامہ کے یہ الفاظ ان کے ذہن میں محفوظ ہو گئے جب شیخ صاحب نے علامہ کے حالات زندگی قلم بند کرنے کا ارادہ کیا تو کتاب کے نام کی تلاش شروع ہوئی انہی دنوں علامہ کے فکر و فن کے سلسلہ میں ایک مذاکرہ منعقد ہوا فیض احمد فیض اس مذاکرے میں شریک تھے انہوں نے اپنی تقریر کے دوران فرمایا کہ آجکل کے دور میں اگر شعراء میں سب سے زیادہ مظلوم کوئی ہے تو وہ علامہ اقبال ہیں فیض صاحب ان کے ریمارکس سے شیخ صاحب کی مشکل حل ہو گئی اور کتاب کے نام کی تعین ہو گئی۔

"مظلوم اقبال" علامہ اقبال کی زندگی کے حالات بیان کرتی ہے۔

---

**بقیہ صفحہ ۴**

گئے ہیں تاکہ ان کا پہچانا کیا جائے' بس ہمیں سانپوں سے نجات دے گئے!

جمال الدین کے بازوؤں اور ٹانگوں پر سانپ کاٹے کے نشانات اس کی دکھ بھری حیرت انگیز کہانی کی سچائی کا منہ بولتا ثبوت تھے۔

---

**بقیہ صفحہ ۳**

دارالحکومت دارالسلام کا شہر اس جگہ آباد ہے جہاں پہلے ایک چھوٹا سا گاؤں Mzizna تھا۔ یہ دراصل Mzizima ہے۔ کمپوزنگ میں M کا N بن گیا ہے۔ کمپوزنگ کے لحاظ سے یہ غلطی بہت معمولی ہے۔

Mzizima کے تعلق میں خاکسار یہ بیان کرنا چاہتا ہے کہ یہ لفظ سواحیلی زبان کا ہے جس کا مطلب ہے' تیز ٹھنڈک۔ آزادی کے بعد بعض حلقوں (غیر مسلم) کی طرف سے یہ مہم چلائی گئی تھی کہ دارالسلام کا نام بدل کر پھر سے پہلا نام Mzizima رکھ دینا چاہئے۔ وجہ محض یہ تھی کہ "دارالسلام" عربی نام ہے جبکہ Mzizima افریقی زبان کا لفظ ہے۔ کچھ عرصہ خوب گرماگرمی رہی۔ پھر یہ مہم خود اپنی موت مر گئی اور "دارالسلام" قائم و دائم رہا۔

خاکسار کی رائے میں اس مضمون میں جہاں جہاں "دارالخلافہ" لکھا گیا ہے وہاں "دارالحکومت" لکھنا زیادہ مناسب رہے گا۔ اگرچہ "دارالخلافہ" ایک اصطلاح "سی" بن گئی ہے مگر مناسب دارالحکومت ہی ہے۔

---

## ہماری تاریخ

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا ۳۔ مئی ۱۹۶۳ء

LAGOS, FRIDAY MAY 3, 1963

**The TRUTH**

THE FIRST ... NEWSPAPER IN NIGERIA

VOL. XII No. 24 — PRICE ONE PENNY

[left box] ... direct your enquiries about ISLAM Ahmadiyya Mission 5, Goree Street, Freetown ask for THE TRUTH and Books on Islam

[right box] CHALLENGE TO CHURCH 6D. PER COPY 5/- PER DOZEN order your copies from THE ISLAMIC LITERATURE (Ahmadiyya Bookshop) 45, Idumagbo Avenue, P. O. Box 418, Lagos.

### ACQUIRE RELIGIOUS KNOWLEDGE; CONVEY IT TO YOUR RELATIVES AND FRIENDS

Hazrat Mirza Bashir Ahmad, in a message to the Refresher Course of the Khuddamul Ahmadiyya, Rabwah has advised the youth of the community to acquire religious knowledge and to convey the same to their near and dear ones

---

## اردو اِملاء

اگر ہم س' ی' ٹ' کو ایک لفظ کی صورت میں لکھیں اور "س" کے نیچے زیر ڈال دیں تو سیٹ (SEAT) بن جائے گا اور "س" کے اوپر زبر ڈال دیں تو سیٹ (SAT) بن جائے گا۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہم سیٹ (SET) کا لفظ جس طرح انگریزی میں (SET) ہے اردو میں لکھنا چاہیں تو کیا کریں۔ زیر بھی کام نہیں آتی اور زبر بھی کام نہیں آتی۔ اس لئے ہمارا خیال یہ ہے کہ "ی" کے اوپر ایک چھوٹا سا دائرہ ڈال دیا جائے اور اسے سیٹ (SET) کہا جائے۔ گویا کہ اس گول دائرے کا مطلب یہ ہو گا کہ زیر بھی نہیں ہے اور زبر بھی نہیں ہے۔ اور "س" کو "ٹ" کے ساتھ بھی ملا دیا گیا ہے۔ جیسے SET کیونکہ اگر صرف "س" اور "ٹ" لکھیں اور "س" کے اوپر زبر ڈال دیں تو وہ سَٹ (SUT) بنے گا بٹ (BUT) کی طرح سیٹ SET نہیں بنے گا۔ بہرحال اردو دان۔ طبقہ سے گزارش ہے کہ اس پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

---

## کامل اطاعت کی روح ہونی چاہئے

اطاعت اس طرح ہونی چاہئے کہ اگر ایک حکم کسی کو دیا جاوے تو خواہ اس کو مقابلہ پر دشمن کیسا ہی لالچ اور طمع کیوں نہ دیوے یا کیسی ہی عجز۔ انکساری اور خوشامد درآمد کیوں نہ کرے مگر اس حکم پر ان باتوں میں سے کسی کو بھی ترجیح نہ دینی چاہئے اور کبھی اس کی طرف التفات نہ کرنی چاہئے۔ سیرت اور خصلت اس قسم کی ہونی چاہئے کہ جس سے دوسرے آدمی پر اثر پڑے اور سمجھے کہ ان لوگوں میں واقعی طور پر اطاعت کی روح ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات و اعلانات

## درخواست دعا

○ مکرم عبدالرزاق صاحب آف علی پور پچھلے دو ہفتہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اور صاحب فراش ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست ہے۔

○ مکرم محمد طارق چوہدری صاحب آرکیٹیکٹ ملتان ابن محمد رفیق چوہدری صاحب (لندن) کا گردن میں گلٹی کا آپریشن لندن میں ہوا ہے۔ ڈاکٹروں نے فکر مندی کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کامل شفا دے اور صحت وتندرستی والی لمبی عمر عطا کرے۔

## پتہ درکار ہے

○ مکرمہ فضل بی بی صاحبہ وصیت نمبر ۶۸۸۵ اہلیہ مکرم میاں اللہ دتہ صاحب نے دارالعلوم قادیان سے ۴۳ء میں وصیت کی تھی۔ اگر وہ خود پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے بارہ میں علم ہو تو دفتر وصیت کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

# وصایا

## ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

### مسل نمبر ۳۰۰۴۰

میں امینہ نگہت سید زوجہ ناصر احمد سید قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلے فورنیا U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) ایک Condo مالیتی نوے ہزار ڈالر ادا شدہ قیمت دس ہزار ڈالر نصف میرا اور نصف خاوند کا ہے ملکی قانون کے مطابق خاوند کی آمد سے خرید اگیا ہے (۲) زیورات طلائی ۱۲ تولہ مالیتی پندرہ سو پچاس ڈالر (۳) حق مہر ذمہ خاوند محترم سوا لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امینہ نگہت سید کیلے فورنیا U.S.A گواہ شد نمبر۱ امۃ المجید سید زوجہ سید عبدالباسط ساکن U.S.A گواہ شد نمبر۲ سید عبدالباسط U.S.A۔

### مسل نمبر ۳۰۰۴۱

I Aih Sadeli s/o Muhamad

پیشہ ٹیچر عمر ۶۱ سال بیعت ۱۹۴۷-۸-۱۷ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۳-۴-۳۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Aih Sadeli ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ Jajang Sobandi s/o Sarhali انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ Atun Zaetun S/o Karim انڈونیشیا۔

### مسل نمبر ۳۰۰۴۲

I Miss Nur Hayati D/o Aih Sadeli

پیشہ ٹیچر عمر ۳۱ سال بیعت ۱۹۸۱ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۷۱۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ٹیچنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ I Miss Nur Hayati D/o Aih Sadeli ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ Aih Sadeli والد موصیہ گواہ شد نمبر۲ Jajang Sobandi مسل نمبر ۳۰۰۴۳۔

### مسل نمبر ۳۰۰۴۳

I Jajang Sobandi s/o Sarhali

پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۵۸ء-۸-۲۴ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۳-۴-۳۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان واقع انڈونیشیا مالیتی چار لاکھ روپے (۲) زمین برقبہ ۱۶۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی سولہ لاکھ روپے کل جائیداد مالیتی دو ملین روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۸۱۷۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Jajang Sobandi انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ Atun Zaetun s/o Karim انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ Didi junaedi s/o Asdam انڈونیشیا۔

### مسل نمبر ۳۰۰۴۴

I Hartono s/o Yahya

پیشہ طالب علمی عمر ۲۴ سال بیعت ۸۹-۷-۱۹ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۱۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰۰۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Hartono s/o Yahya انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ مبارک احمد اے زین الدین صاحب انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ Sisman Satimin s/o Mulyo Satimin انڈونیشیا۔

### مسل نمبر ۳۰۰۴۵

I Ahmad Soerjaman s/o Omod Atma

پیشہ پنشنر عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۶۳ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۲-۶-۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱/۳ حصہ مکان مع زمین واقع انڈونیشیا مالیتی دس ملین روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۴۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Ahmad soerjaman ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ Sisman Satimin انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ مبارک احمد ولد زین الدین انڈونیشیا۔

### مسل نمبر ۳۰۰۴۶

I Mrs Marjamah W/o Ahmad Soerjaman

پیشہ پنشنر عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۶۴ء-۵-۲۰ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۲-۶-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) ۱/۳ حصہ مکان مع زمین مالیتی دس ملین روپے (۲) طلائی زیور ۴۰ گرام مالیتی آٹھ لاکھ روپے (۳) حق مہر ۱۹۵٬۰۰۰ روپے کل جائیداد ۱۰٬۹۹۵٬۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۴۲۸۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ Mrs Marjamah انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ Ahmad Soerjaman خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ مبارک احمد ولد زین الدین صاحب انڈونیشیا۔

### مسل نمبر ۳۰۰۴۷

I Olo s/o Marhayi

پیشہ پنشنر عمر ۷۹ سال بیعت ۱۹۵۶ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زمین درجہ دوم برقبہ ۱۵۲۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۲۰٬۰۰۰٬۰۰۰ روپے (۲) زمین درجہ سوم برقبہ ۴۹۰۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۱۰٬۰۰۰٬۰۰۰ روپے (۳) زمین درجہ دوم برقبہ ۹۸۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۱۴٬۰۰۰٬۰۰۰ روپے (۴) مکان برقبہ ۷۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۳٬۰۰۰٬۰۰۰ روپے (۵) کل جائیداد مالیتی ۴۷٬۰۰۰٬۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۵٬۰۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Olo s/o marhayi انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ Amin s/o Suminta انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ Ade Juansyah s/o Elim انڈونیشیا۔

بقیہ صفحہ ۱

آپ کی مجلس میں بھی نیک ذکر ہوتا تھا یہ اس لئے تھا کہ آپ ایک نمونہ تھے۔ اس لئے ذکر الٰہی پر زیادہ زور دینا چاہئے۔ (عبادت) وقت پر ادا کرنی چاہئے۔

(دعوت الی اللہ ص ۲۴-۲۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ : 16- مئی-1995ء**
شدید گرمی اور لو چلنے کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 45 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۹ مئی کو بھارت کے خلاف یوم سیاہ منایا جائے گا۔ پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلایا جائے گا۔ بیرون ملک وفود بھیج کر بھارتی مظالم سے آگاہ کیا جائے گا۔ ہر قصبے اور شہر سے جلوس نکالے جائیں گے۔ صوبائی دارالحکومتوں میں قیادت وزرائے اعلیٰ کریں گے شہدائے کشمیر کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ قومی پرچم سرنگوں رہے گا۔ وزیر اعظم ۱۸ مئی کو قوم سے خطاب کریں گی۔ اسلامی کانفرنس تنظیم کے رکن ممالک کو خطوط ارسال کئے جائیں گے۔ بھارتی مذمت کے لئے موثر بیان جاری کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا۔

○ بھارتی وزیر اعظم نرسیما راؤ نے کہا ہے کہ پاکستان کئی سالوں سے جہاد کی بات کر رہا ہے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کو ٹانگ اڑانے کی ضرورت نہیں۔ چرار شریف کے واقعہ سے دھچکا ضرور لگا ہے مگر ہمیں امید ہے کہ انتخابات ضرور ہوں گے۔

○ اسلام آباد میں سانحہ چرار شریف پر احتجاج کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے ہائی کمیشن تک جانے والے مسلم لیگ (ن) کے جلوس پر پولیس نے شدید لاٹھی چارج کیا۔ لیڈروں سمیت کئی افراد زخمی ہوگئے پولیس نے صورت حال دیکھ کر لاٹھی چارج کیا تو بعض خواتین بھی زخمی ہو گئیں۔ قومی اسمبلی میں اپوزیشن کے ڈپٹی مسٹر گوہر ایوب نے ہاتھ زخمی کر کے رکاوٹیں توڑ ڈالیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ مسٹر نواز شریف نے چرار شریف کے سانحہ پر سلامتی کونسل کا اجلاس بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نام ایک خصوصی یادداشت میں کہا کہ اس سانحہ کی تحقیقات خصوصی عہدیدار کے ذریعے کرائی جائے۔ بھارتی دھمکیوں سے امن خطرہ میں پڑ جائے گا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت کو چرار شریف پر حملے کی قیمت چکانی پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ برصغیر کی تاریخ کا سنگین ترین واقعہ ہے پوری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ کشمیریوں کی تحریک اس قسم کے حربوں سے نہ کچلی جا سکتی ہے اور نہ ہی دنیا کو بے وقوف بنایا جا سکتا ہے۔

○ بھارتی پارلیمنٹ میں چرار شریف کے واقعہ پر زبردست ہنگامہ ہوا۔ اپوزیشن کے ارکان وزیر اعظم پر برس پڑے اور ان سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔ ان پر الزام لگایا گیا کہ وہ کشمیر اور چرار شریف کی صورت حال کو سنبھال نہیں سکے۔ مسٹر باجپائی نے کہا کہ درگاہ کو بچانا چاہئے تھا مگر اسے خاکستر ہو جانے دیا گیا۔ اراکین نے الزام لگایا کہ درگاہ کو پاکستانی فوج کی خفیہ تنظیم آئی ایس آئی کے اشارے پر آگ لگائی گئی ہے۔

○ مقبوضہ وادی میں چرار شریف کے سانحہ پر پانچویں روز بھی جھڑپیں جاری رہیں۔ بارہ مولا میں کرفیو اٹھتے ہی لوگ گھروں سے باہر نکل آئے۔ اور فوج کے ساتھ خونریز جھڑپوں کی وجہ سے دوبارہ کرفیو لگانا پڑا۔

○ راولپنڈی سے دیر جانے والی بس کھڈ میں گر جانے سے ۱۴۔ مسافر جاں بحق اور ۲۴ زخمی ہو گئے۔ سامنے سے آنے والے ٹرک کو بچاتے ہوئے بس سینکڑوں فٹ گہرے کھڈ میں جا گری۔ ۱۲۔ افراد موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔

○ نندی پور نہر (گوجرانوالہ) کے پل پر قتل کا بدلہ لینے کے لئے سات افراد نے پولیس کی حراست میں پولیس وین میں قید افراد پر حملہ کر کے دو افراد اور ایک اے ایس آئی کو ہلاک کر دیا۔

○ پاکستان کی سرحد کے قریب چین نے ایک ایٹمی دھماکہ کیا ہے۔ جاپان نے اس دھماکے کی خبر دی۔ آسٹریلیا نے جگہ کی نشاندھی کی۔ چین نے اس کی تصدیق کی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ۷۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو بھی ایک دھماکہ کیا گیا تھا اور ۱۹۹۶ء تک پانچ دھماکے کئے جائیں گے۔ ایٹمی دھماکہ کرنے پر آسٹریلیا اور جاپان نے چین پر کڑی تنقید کی ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر نے تاجروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم خود قاضی نہیں بننا چاہتے عدالتوں کے فیصلے کا انتظار کیا جائے۔ انہوں نے یہ بات ایک تاجر ریاض شفیع کی گرفتاری کے ضمن میں کہی انہوں نے کہا کہ کاش میں ریاض شفیع کی رہائی کا اعلان کر سکتی۔

○ بھارتی فوج نے ایک اور درگاہ کو شہید کر دیا ہے۔ اور مسجد کی بے حرمتی کی ہے۔ گنگا گلی میں وسیع جنگل کو آگ لگا دی گئی جس سے جنگل میں واقع دربار جیسوا پیر بھی جل کر خاکستر ہو گیا۔ بھارتی فوجی کول گام میں حضرت سید ثمنان کی زیارت گاہ اور ملحقہ مسجد میں جوتوں سمیت داخل ہو گئے۔ دونوں واقعات کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے۔ مظاہرین نے مزید ۱۰۰ سے زیادہ سرکاری عمارتیں اور گاڑیاں تباہ کر دیں۔ ۱۸ بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے گئے۔

○ کراچی میں آپریشن مڈنائٹ میں ایم کیو ایم حقیقی کے کارکنوں سمیت ۱۰۰۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بھاری اسلحہ برآمد کر لیا گیا۔ ناظم آباد میں بھی علی الصبح گھر گھر تلاشی لی گئی ۴۵۔ افراد نامعلوم مقام پر پہنچا دیئے گئے۔ شاہ فیصل کالونی میں پولیس مقابلے میں ایک ملزم ہلاک ہو گیا۔ سرجانی ٹاؤن میں دو گروپوں میں تصادم میں ایک شخص ہلاک اور ۳ زخمی ہو گئے۔

○ بینکوں کے نادہندگان کی دوسری فہرست شائع کرنے کی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ ایک تازہ آرڈیننس کے ذریعے اس معاملے میں موجود قانونی سقم کو دور کر دیا گیا ہے۔ اپوزیشن کے مسٹر احسن اقبال نے شبہ ظاہر کیا ہے کہ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کو بھی نادہند قرار دینے کی کوشش کی جائے گی۔

○ سیشن جج راولپنڈی نے حکم دیا ہے کہ مسٹر نواز شریف اور مشاہد حسین کو ۲۵۔ مئی کو عدالت میں پیش کیا جائے۔

○ جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ ہم نے بڑے بڑے توحید پرستوں کے دل میں سے نواز شریف کا سجا ہوا بت پاش پاش کرنے کا عزم کیا ہے۔

○ سرحد اسمبلی کے سپیکر نے مہران سکینڈل پر بحث کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ سپیکر نے کہا کہ یہ صوبائی اسمبلی کے دائرہ کار سے باہر ہے۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ قائد حزب اختلاف مزید مقدموں میں گرفتار ہو سکتے ہیں۔

○ صدر اور وزیر اعظم کے درمیان ایک ملاقات میں بجٹ کو عوامی بنانے اور دفاع کو مضبوط کرنے کے بارے میں اتفاق ہو گیا ہے۔


**احمد ڈینٹل کلینک**
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا حامد فراحمد
3½ تا 7½ بجے شام
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

**مفید اور موثر مشروبات**
موسم گرما کے بہترین مشروبات جو جسم و روح کو تسکین و تازگی بخشتے ہیں۔ مقوی دماغ و مسکن روح ہیں۔ مہمان نوازی کے بہترین تحفے جو مفرح ادویہ سے تیار کئے گئے ہیں۔
شربت فرحت افزاء قیمت -/40
شربت بادام " -/40
شربت بزوری بارد " -/30
شربت صندل " -/40
**خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ**

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
**شریف گولڈ سمتھ**
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

**ہاضمہ اور پیٹ کی ادویات**

| | | قیمت |
|---|---|---|
| ☆ بدہضمی، پیٹ درد، کھٹے ڈکار، بھوک کی کمی اور پیٹ کی جملہ امراض میں، مفضلہ تعالیٰ فوری آرام کے لئے اکسیر ہے | DIGESTIN TABS. | 18/- |
| ☆ قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کے لئے | APPETIZER CAPS. | 18/- |
| ☆ پرانا پیٹ درد، درد گردہ، انتڑیوں وغیرہ کا درد | COLIC CURE | 20/- |
| ☆ پیٹ میں ہوا۔ ریح۔ ہوا کا بکثرت خارج ہونا۔ ڈکار، اپھارہ | FLATULENCE CURE. | 20/- |
| ☆ معدہ کی جلن، تیزابیت، خوراک کی نالی اور سینہ میں جلن | HEART BURN CURE | 20/- |
| ☆ یرقان، جلد، آنکھوں اور پیشاب کی زردی، جگر کی خرابی | JAUNDICE CURE | 20/- |
| ☆ معدہ کا السر، زخم، معدہ کے منہ پر درم اور جلن | STOMACH ULCER CURE | 20/- |

نوٹ: ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں۔ اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا۔ جس سے جلد تر شفا کی امید ہے۔ تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔
**کیوریٹو انٹرنیشنل-ربوہ**
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (4524-92)

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
**مطب حمید**
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
**مشہور دواخانہ رجسٹرڈ**
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634